الرُّطَبُ الجَنِيّ

فِي طُرُقِ الحَدِيْث

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيّ

فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

﴿اِس حدیث مبارک کے طُرق اور روایت کرنے والے محدّثین کا بیان﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

الرُّطَبُ الجَنِيّ

فِي طُرُقِ الحَدِيث

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي

فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

﴿اِس حدیث مبارک کے طُرق اور روایت کرنے والے محدّثین کا بیان﴾

الرُّطَبُ الجَنِيّ

فِي طُرُقِ الحَدِيث

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

﴿اِس حدیث مبارک کے طُرُق اور روایت کرنے والے محدّثین کا بیان﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد ضیاء الحق رازی

نظر ثانی : محمد تاج الدین کالامی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ–Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جون2017ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

پیش لفظ ۸

١. فَصْلٌ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ١٠

﴿حدیث مبارک 'فاطمہ میری جان کا حصہ ہے' کے طُرق﴾

اَلتَّعْلِيْقَات ٢٤

﴿تعلیقات﴾

٢. قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي﴾؛ وفي رواية: فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِّنِّي﴾ قَدْ رَوَاهَا أَئِمَّةُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ وَالْمُحَدِّثُوْنَ الآخَرُوْنَ فِي كُتُبِهِمْ، مِنْهُمْ: ٣٥

﴿رسول اللہ ﷺ کا فرامین مقدسہ - ﴿فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔﴾ اور ﴿فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔﴾ کو مختلف الفاظ کے ساتھ ائمہ صحاح ستہ اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ ان میں سے کچھ ائمہ کی تفصیل﴾

المصادر والمراجع ٤٥

پیش لفظ

حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل خطۂ عرب میں ہر طرف جہل و بے راہ روی، کفر و شرک، ظلم و زیادتی اور اپنے ہی ہاتھوں دختر کشی جیسے قبیح اَعمال رواج پذیر تھے۔ دوسرے لفظوں میں انسان نے حیوانیت کا جامہ پہن رکھا تھا اور حقائق بتا رہے تھے کہ انسانیت جاں بلب ہے۔ ہر طرف اَخلاقی پستی کی انتہا ہو چکی تھی۔ اب انسانیت کو جی اٹھنے کے لیے سب سے اعلیٰ قوت، طاقت اور اخلاقی جرأت کی ضرورت تھی۔ اللہ رب العزت نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اپنی مقرب ترین اور محبوب ہستی رسولِ مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

پھر رحمتِ الٰہی کا بحرِ بیکراں جوش میں آیا اور انسانیت کے ڈوبتے سفینے کو ایک ایسا ناخدا نصیب ہوا جس نے قلیل عرصے میں دنیائے انسانیت میں ایک فیض رساں انقلاب بپا کر دیا۔ خیرالوریٰ حضرت محمد ﷺ نے انسانیت کو تہذیب و تمدن اور انسان دوستی کے وہ اعلیٰ نمونے عطا فرمائے کہ جن کی مثال نہ تو آج کے جدید دور تک میسر ہوئی ہے اور نہ ہی قیامت تک نصیب ہوگی۔ اگر ان انقلابی امور کو سپردِ تحریر کرنا چاہیں تو قلم کی سیاہی ختم ہو جائے گی، قرطاس کم پڑ جائیں گے اور وقت کا دھارہ اختتام پذیر ہو جائے گا مگر یہ سلسلہ حیطۂ تحریر میں نہ لایا جا سکا ہے اور نہ ہی لایا جا سکے گا۔

محسنِ انسانیت ﷺ نے اخلاقی حوالے سے بنی نوع انسان کے دامن میں بہت سے اَن مٹ نقوش چھوڑے ہیں، جن میں سے ایک یہ کہ وہ معاشرہ جہاں بیٹی کا باپ کہلانا گالی سمجھا جاتا تھا اور اپنی دانست میں اس کلنک کو دھونے کے لیے اپنی لختِ جگر کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا؛ وہاں بیٹی کے حقیقی مقام اور فضیلت کو سب پر آشکار کیا۔ جب دخترِ اَرجمند سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی آمد ہوتی تو امام الانبیاء ﷺ احترام سے اٹھ کھڑے ہوتے، روشن بخت پیشانی کا بوسہ لیتے، اپنی مسند پر بٹھاتے۔ کبھی مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں

ان سے ملتے اور جب مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے ان کے پاس جلوہ افروز ہوتے۔ رسالت مآب ﷺ نے انہیں اپنی جان اور جسم کا حصہ قرار دیا، ان کی خوشی سے اپنی خوشی کو اور اپنی خوشی سے اللہ کی خوشی جوڑ کر ان سے محبت کی تلقین کی ہے۔ بات یہیں تمام نہیں ہوئی بلکہ اس پر مستزاد سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے بغض رکھنے کو بغضِ رسالت سے تشبیہہ دی ہے اور بغضِ محمدی کو بغضِ ربانی قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ تالیف اس عظیم المرتبت ہستی مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو پیش کیا گیا نذرانۂ عقیدت ہے۔ اس ہدیہ کو ایک گل دستے سے تشبیہہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس تالیف میں حدیثِ مبارک ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي﴾ کو طرق کے ساتھ مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ یہ حدیث مبارک روایت کرنے والے محدثین کا ذکر بھی شامل کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مخدومۂ کائنات علیہا السلام کے صدقے ہمیں دونوں جہاں میں کامیابیاں، کامرانیاں اور سرفرازیاں عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

مرکزِ علم و تحقیق

فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

یکم رمضان ١٤٣٨ھ

فَصُلٌ فِي طُرُقِ الْحَدِيُثِ: فَاطِمَةُ بَضُعَةٌ مِنّي

١. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابُنُ عُيَيُنَةَ، عَنُ عَمُرِو بُنِ دِينَارٍ، عَنِ ابُنِ أَبِي مُلَيُكَةَ، عَنِ الْمِسُوَرِ بُنِ مَخُرَمَةَ ﵄، أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضُعَةٌ مِنّي، فَمَنُ أَغُضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

٢. حَدَّثَنَا قُتَيُبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيُثُ، عَنِ ابُنِ أَبِي مُلَيُكَةَ، عَنِ الْمِسُوَرِ بُنِ مَخُرَمَةَ ﵄، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنُبَرِ، وَهُوَ يَقُوُلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بُنِ الْمُغِيُرَةِ اسُتَأْذَنُوُنِي أَنُ يُنُكِحُوا ابُنَتَهُمُ، عَلِيَّ بُنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمُ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمُ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمُ. وَقَالَ: فَإِنَّمَا ابُنَتِي بَضُعَةٌ مِنّي. يَرِيُبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيُنِي مَا آذَاهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ١٣٦١/٣، الرقم/٣٥١٠، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب فاطمة ﵂، ١٣٧٤/٣، الرقم/٣٥٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٣/٤، الرقم/٢٤٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٨٨/٦، الرقم/٣٢٢٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٧٠/٣، الرقم/٤٢٣٣.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والإنصاف، ٢٠٠٤/٥، الرقم/٤٩٣٢، ومسلم في ←

﴿حدیث مبارک ’فاطمہ میری جان کا حصہ ہے‘ کے طُرق﴾

۱۔ ابو الولید > ابن عیینہ > عمرو بن دینار > **ابن ابی ملیکہ > انہوں نے حضرت مِسوَر بن مخرمہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، سو جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۔ قتیبہ > اللیث > ابن ابی ملیکہ > انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ **سے روایت کیا ہے** کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنو ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ علی رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ پھر (فرمایا:) میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ (پھر تیسری مرتبہ فرمایا:) میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۹۰۲/٤، الرقم/۲٤٤۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۸/٤، الرقم/۱۸۹٤٦، وأیضًا في فضائل الصحابة، ۷٥٦/۲، الرقم/۱۳۲۸، وأبو داود في السنن، کتاب النکاح، باب ما یکره أن یجمع بینهن من النساء، ۲۲٦/۲، الرقم/۲۰۷۱، والترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٦۹۸/٥، الرقم/۳۸٦۷، وابن ماجه في السنن، کتاب النکاح، باب الغیرة، ٦٤۳/۱، الرقم/۱۹۹۸، والنسائي في السنن الکبری، ۱٤۷/٥، الرقم/۸٥۱۸۔

٣. أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتنَا أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِى رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَأَيَّدَهُ الذَّهَبِيُّ.

٤. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ - مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتنَا أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ الْمِسْوَرِ - هُوَ ابْنُ مَخْرَمَةَ - ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُغِيْظُنِي مَا يُغِيظُهَا وَيَنْشُطُنِي مَا يَنْشُطُهَا.

ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيْرِهٖ، وَقَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَهُ أَصْلٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٧٢/٣، الرقم/٤٧٤٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٠٦/٣، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٣٢٩/٩، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٢٩٤/١١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٤٤٧/٢، والهندي في كنز العمال، ٥٠/١٢، الرقم/٣٤٢٢٣، والآلوسي في روح المعاني، ١٦٤/٢٦۔

٤: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٥٧/٣۔

۳۔ احمد بن جعفر قطیعی > عبد اللہ بن احمد بن حنبل > احمد بن حنبل > بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ابو سعید > عبد اللہ بن جعفر > ام بکر بنت المسور بن مخرمہ > **عبید اللہ بن ابی رافع > انہوں نے مسور بن مخرمہ** ؓ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ جو شے اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے پریشان کرتی ہے، اور جو شے اسے خوش کرتی ہے مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

اسے امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

۴۔ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ابو سعید > عبد اللہ بن جعفر > ام بکر بنت مسور بن مخرمہ > **عبید اللہ بن ابی رافع > انہوں نے مسور بن مخرمہ** ؓ **سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ جو شے اسے غصہ دلاتی ہے وہ مجھے غصہ دلاتی ہے، اور جو شے اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

اسے حافظ ابن کثیر نے 'تفسیر القرآن العظیم' میں بیان کیا ہے، اور فرمایا ہے: اس حدیث کی اصل 'صحیح بخاری' اور 'صحیح مسلم' میں موجود ہے۔

٥. وَفِي رِوَايَةٍ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُسْعِفُنِي مَا أَسْعَفَهَا.

اَلْإِسْعَافُ: الَّذِي هُوَ الْقُرْبُ وَالْإِعَانَةُ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ أَي يَنَالُنِي مَا نَالَهَا وَيُلِمُّ بِي مَا أَلَمَّ بِهَا.

ذَكَرَهُ ابْنُ الْأَثِيرِ وَابْنُ مَنْظُوْرٍ الْأَفْرِيْقِيُّ وَالزَّبِيْدِيُّ.

٦. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٥: ذكره ابن الأثير الجزري في النهاية في غريب الأثر، ٣٦٨/٢، وابن منظور الأفريقي في لسان العرب، ١٥٢/٩، والزبيدي في تاج العروس، ٤٣٨/٢٣ـ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤، الرقم/١٦١٦٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٧٥٦/٢، الرقم/١٣٢٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/ ٦٩٨، الرقم/٣٨٦٩، والحاكم في المستدرك، ١٧٣/٣، الرقم/٤٧٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣١٤/٩، ٣١٥، الرقم/٢٧٤ـ

۵۔ **ایک روایت میں ہے:** فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ جو اس کی مدد کرتا ہے وہ میری مدد کرتا ہے۔

اِسعاف سے مراد قرب، مدد اور حاجت روائی ہے، یعنی جو شے اسے پہنچتی ہے وہ مجھے بھی پہنچتی ہے، اور جو شے اسے لاحق ہوتی ہے وہ مجھے بھی لاحق ہوتی ہے۔

اسے امام ابن الاثیر جزری، ابن منظور افریقی اور زبیدی نے بیان کیا ہے۔

۶۔ احمد بن منیع > اسماعیل بن علیہ > ایوب > **ابن ابی ملیکہ > انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر** رضی اللہ عنہ **سے روایت کی ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ اسے تکلیف دینے والی شے مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشکل اور پریشانی میں ڈالنے والا مجھے مشکل اور پریشانی میں ڈالتا ہے۔

اسے امام اَحمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٧. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﵄، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَيُغْضِبُنِي مَا أَغْضَبَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٨. حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ﵄، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُغِيْظُنِي مَا يُغِيْظُهَا.

وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى: يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

٩. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ بَكْرٍ بِنْت الْمِسْوَر بْن مَخْرَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاطِمَةُ

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٥، الرقم/١٠١٣، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٣٦٢، الرقم/٢٩٥٧، وأبو نعيم في أمالي/٤٧، الرقم/٧ـ

٨: أخرجه البزار في المسند، ٦/١٥٠، الرقم/ ٢١٩٣ـ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل فضائل الصحابة، ٢/٧٥٨، الرقم/١٣٣٣، ←

۷۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل > احمد بن منیع > ح محمد بن صالح بن ولید النرسی > مؤمل بن ہشام > اسماعیل بن علیہ > ایوب > **ابن ابی ملیکہ > انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے** کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ جو شے اسے اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے، اور جو اسے غضب ناک کرتی ہے وہ مجھے بھی غضب ناک کرتی ہے۔

اسے امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۸۔ مؤمل بن ہشام > اسماعیل بن ابراہیم > ایوب > **ابن ابی ملیکہ > انہوں نے (عبد اللہ) بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے** کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔ جو شے اسے غصہ دلاتی ہے وہ مجھے بھی غصہ دلاتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شے اسے اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے۔

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۹۔ عبد اللہ بن احمد > احمد بن حنبل > بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ابوسعید > عبد اللہ بن جعفر > ام بکر بن المسور بن مخرمہ > **عبید اللہ بن ابی رافع > انہوں نے مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ جو شے اسے پریشان کرتی ہے

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٤، الرقم/١٣١٧٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٨/١٥٩۔

مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٠. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ مِنِّي.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرٰى وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

١١. الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأنا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ مِنِّي، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرٰى وَالْخَصَائِصِ.

١٢. أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ

١٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٨، الرقم/٨٥٢١-٨٥٢٢، وأيضًا في خصائص علي رضي الله عنه/١٤٧، الرقم/١٣٦-١٣٧، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٧، الرقم/١٣٣٠، وذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٦/٢۔

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٨، الرقم/٨٥٢٠، وأيضًا في خصائص علي رضي الله عنه/١٤٧، الرقم/١٣٥۔

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٣، الرقم/٤٧٥٠۔

وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے، اور جو شے اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

اسے امام احمد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ محمد بن خالد بن خلی > بشر بن شعیب > شعیب > زہری > **علی بن حسین > انہوں نے مسور بن مخرمہ** رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔

اسے امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں اور احمد نے 'فضائل الصحابة' میں روایت کیا ہے۔

۱۱۔ (امام نسائی نے) حارث بن مسکین کے سامنے پڑھا > اور سفیان سے سنا ہے > عمرو > **ابن ابی ملیکہ > انہوں نے مسور بن مخرمہ** رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جو اسے غضب ناک کرتا ہے وہ مجھے بھی غضب ناک کرتا ہے۔

اسے امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' اور 'خصائص علی رضی اللہ عنہ' میں روایت کیا ہے۔

۱۲۔ ابو العباس محمد بن احمد المحبوبی > سعید بن مسعود > یزید بن ہارون > احمد بن جعفر قطیعی

بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ – رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ – عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٣. **أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ إِلٰى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَعَنْ حَسَبِهَا تَسْأَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ أَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا وَلٰكِنْ أَتَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقَالَ: لاَ، فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَلَا أُحِبُّ إِلَّا وَأَنَّهَا تَحْزَنُ أَوْ تَجْزَعُ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لاَ آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

١٤. **حَدَّثَنِي أَبُوْ عُبَيْدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ**

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٧٣/٣، الرقم/٤٧٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٨٨/٦، الرقم/٣٢٢٧٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٥٤/٢، الرقم/١٣٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٢٨/٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢٥٠/١٠، الرقم/٣٨٦٧۔

١٤: أخرجه أبو الفرج الأصبهاني في الأغاني، ٣٠١/٩، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٦٦٢/٢۔

> عبد اللہ بن احمد بن حنبل > احمد بن حنبل > یزید بن ہارون > **اسماعیل بن ابی خالد > انہوں نے ابو حنظلہ** رضی اللہ عنہ **-جو کہ اہلِ مکہ میں سے ایک شخص ہیں- سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ جس نے اسے ایذاء دی گویا اس نے مجھے ایذاء دی۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۳۔ احمد بن جعفر القطیعی > عبد اللہ بن احمد بن حنبل > احمد بن حنبل > یحی بن زکریا بن ابی زائدہ > ابو زائدہ > **شعبی > انہوں نے سوید بن غفلہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت کی ہے** کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو اس کے چچا حارث بن ہشام کے ذریعے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضور نبی اکرم ﷺ سے مشورہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا حسب جانتا ہوں لیکن کیا آپ مجھے اس سے شادی کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اور جہاں تک میرا خیال ہے وہ اس بات سے غمزدہ اور پریشان ہو جائے گی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جو انہیں ناپسند ہو۔

اسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے 'فضائل الصحابۃ' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۴۔ ابو عبید الصرفی > الفضل بن الحسن المصری > عبد اللہ بن عمر القواریری > **یحی بن سعید**

الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبَانَ الْقُرْشِيُّ، قال: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ حدِثُ السِّنِّ وَلَهُ وَفْرَةٌ، فَرفَعَ عُمَرُ مَجْلِسَهُ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ وَقَضٰى حَوَائِجَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِعُكْنَةٍ مِنْ عُكَنِهِ فَغَمَزَهَا حَتّٰى أَوْجَعَهُ. وَقَالَ: أُذْكِّرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ لِيْمَ عَلٰى مَا فَعَلَ بِهِ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ حَتّٰى كَأَنِّي أَسْمَعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: 'إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يَسُرُّنِي مَا يَسُرُّهَا'. وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ فَاطِمَةَ ﷺ لَوْ كَانَتْ حَيَّةً لَسَرَّهَا مَا فَعَلْتُ بِابْنِهَا. قَالُوْا: فَمَا غَمْزُكَ بَطْنَهُ وَقَوْلُكَ مَا قُلْتَ، فَقَالَ: غَنِّهِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ وَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي شَفَاعَةِ هٰذَا.

١٥. حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، بِبَغْدَادَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي، يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا.

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، الرقم/١٨٩٥٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٥، الرقم/ ١٣٤٧، والحاكم في ←

> **انہوں نے سعید بن ابان القرشی** سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم ایک دن حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب کہ وہ ابھی نو عمر تھے، اور سر پر گھنے بال تھے، حضرت عمر (بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ) نے مجلس برخاست کی اور ان کی طرف (استقبال کے لیے) بڑھے اور ان کی جملہ حاجات کو پورا کیا۔ پھر محبت بھرے انداز میں ان کے پیٹ کی سلوٹوں میں سے ایک کو پکڑا اور اسے چوب لگائی یہاں تک کہ انہیں تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر فرمایا: میں نے اسے آپ کے پاس شفاعت کی یاد دہانی کے لیے چھوڑا ہے۔ پھر جب وہ (شہزادے) چلے گئے تو انہوں نے (اپنے مشفقانہ فعل پر بھی) پشیمان ہوتے ہوئے کہا: ایک ثقہ راوی نے مجھے بتایا ہے (اور مجھے اس بات پر اتنا یقین ہے کہ) گویا میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رہا ہوں: بے شک فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جو شے اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ علیہا السلام زندہ ہوتیں تو جو حسنِ سلوک آج میں نے ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے یہ انہیں ضرور خوش کرتا۔ لوگوں نے کہا: آپ کا شہزادے کے پیٹ کو چوب لگانا اور انہیں وہ کچھ کہنا جو آپ نے کہا ہے، اس کا اصل ماجرا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ (بات) گنگناؤ کہ بنو ہاشم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس شفاعت کا حق نہ ہو؛ اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان کی اس شفاعت کا مستحق ہوں۔

۱۵۔ ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد القطان نے بغداد میں > اسماعیل بن اسحاق القاضی > اسحاق بن محمد الفروی > عبد اللہ بن جعفر الزہری > جعفر بن محمد > **عبد اللہ بن ابی رافع > انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت کی ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ہے، جس شے سے اسے خوشی ہوتی ہے اس سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس شے سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

.... المستدرك، ۳/۱٦۸، الرقم/٤۷۳٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۲٥، الرقم/ ۳۰، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/۳٦۲، الرقم/ ۲۹٥٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۳۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

اَلتَّعْلِيْقَات

(١) قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ وَالْعَيْنِيُّ: قَالَ الْعُلَمَاءُ: فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحْرِيْمُ إِيْذَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِكُلِّ حَالٍ وَعَلٰى كُلِّ وَجْهٍ وَإِنْ تَوَلَّدَ ذٰلِكَ الْإِيْذَاءُ مِمَّا كَانَ أَصْلُهُ مُبَاحًا.(١)

(٢) وَقَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَفِي الْحَدِيْثِ تَحْرِيْمُ أَذٰى مَنْ يَتَأَذَّى النَّبِيَّ ﷺ بِتَأَذِّيْهِ لِأَنَّ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَامٌ اتِّفَاقًا قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ، وَقَدْ جَزَمَ بِأَنَّهُ يُؤْذِيْهِ مَا يُؤْذِي فَاطِمَةَ عليها السلام. فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ مِنْهُ فِي حَقِّ فَاطِمَةَ عليها السلام شَيْءٌ فَتَأَذَّتْ بِهِ فَهُوَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ﷺ بِشَهَادَةِ هٰذَا الْخَبَرِ الصَّحِيْحِ، وَلَا شَيْءَ أَعْظَمُ فِي إِدْخَالِ الْأَذٰى عَلَيْهَا مِنْ قَتْلِ وَلَدِهَا، وَلِهٰذَا عُرِفَ بِالْإِسْتِقْرَاءِ مُعَاجَلَةُ مَنْ تَعَاطٰى ذٰلِكَ بِالْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَدُّ.(٢)

---

(١) النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٦/٢-٣، والعيني في عمدة القاري، ١٥/٣٤، الرقم/١٠١٣۔

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ٩/٣٢٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٢٥١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/٥٧، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٢١۔

اسے امام احمد نے، حاکم نے مذکورہ الفاظ میں، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

﴿تعلیقات﴾

(۱) امام نووی اور عینی فرماتے ہیں: علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث مبارک میں کسی بھی حال میں اور کسی بھی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کو ایذاء دینے کی حرمت بیان کی گئی ہے، چاہے وہ ایذاء کسی ایسی شے سے ہی پیدا ہو جو اصلاً مباح ہے۔

(۲) حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس شخص کی جانب سے اذیت دیے جانے کی حرمت کا بیان ہے جو اپنی ایذاء رسانی سے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایذاء پہنچائے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اذیت دینا بالاتفاق حرام ہے خواہ وہ ایذاء قلیل ہو یا کثیر۔ آپ ﷺ نے قطعی طور پر فرمایا ہے کہ ہر وہ شے جو فاطمہ کو ایذاء پہنچائے وہ آپ ﷺ کو بھی ایذاء پہنچاتی ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جس کی طرف سے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے حق میں گستاخی ہوئی، جس سے انہیں ایذاء پہنچی؛ گویا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی ایذاء پہنچاتا ہے۔ اس پر یہ خبرِ صحیح گواہ ہے۔ سیدہ علیہا السلام کے لیے ان کے لختِ جگر کو شہید کرنے سے بڑھ کر کوئی ایذاء نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا استقراء سے اس حقیقت کو جانا گیا ہے کہ جو کوئی بھی اس کا مرتکب ہوا، اسے جلد اس دنیا میں بھی سزا ملی اور آخرت کا عذاب تو یقیناً شدید تر ہے۔

(٣) قَالَ الْإِمَامُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي ذَيْلِ حَدِيْثِ: ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي﴾ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ﴿وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا﴾ قَالُوْا: فَفِيْهِ تَحْرِيْمُ إِيْذَائِهِ ﷺ بِكُلِّ حَالٍ، وَعَلٰى كُلِّ وَجْهٍ وَإِنْ تَوَلَّدَ الْإِيْذَاءُ مِمَّا أَصْلُهُ مُبَاحٌ، وَهٰذَا مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ.(١)

(٤) قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي: فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحْرِيْمُ إِيْذَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِكُلِّ حَالٍ وَعَلٰى كُلِّ وَجْهٍ، وَإِنْ تَوَلَّدَ ذٰلِكَ الْإِيْذَاءُ مِمَّا كَانَ أَصْلُهُ مُبَاحًا، وَهُوَ مِنْ خَوَاصِّهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ.(٢)

(٥) قَالَ الْعَلَّامَةُ الْمُنَاوِيُّ: اسْتَدَلَّ بِهِ السُّهَيْلِيُّ عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّهَا كَفَرَ لِأَنَّهُ يُغْضِبُهُ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْخَيْنِ.(٣)

---

(١) القسطلاني في إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ٦/١٢١، الرقم/٣٧١٤۔

(٢) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/٢٩٣۔

(٣) المناوي في فيض القدير، ٤/٤٢١، والسهيلي في الروض الأنف، ٣/٤٤٠۔

(۳) امام قسطلانی نے حدیث مبارک - ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي﴾ ’فاطمہ (ﷺ) میری جان کا حصہ ہے، سو جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔‘ - کے ذیل میں کہا ہے کہ ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے: ’جو شے اسے ایذاء دے وہ مجھے بھی ایذاء دیتی ہے۔‘ علماء کرام فرماتے ہیں: اس حدیث مبارک میں ہر حال اور ہر صورت میں آپ ﷺ کی ایذاء کی حرمت کا بیان ہے، اگرچہ وہ ایذاء کسی ایسی شے سے پیدا ہوئی ہو جو اصلاً مباح ہی کیوں نہ ہو۔ یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

(۴) ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس حدیث میں کسی بھی حال میں اور کسی بھی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کو ایذاء دینے کی حرمت بیان کی گئی ہے، اگرچہ وہ ایذاء کسی ایسی شے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو جس کی اصل مباح ہے۔ یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

(۵) علامہ مناوی بیان کرتے ہیں کہ امام سہیلی نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ جس نے سیدہ کائنات علیہا السلام کو برا بھلا کہا اس نے کفر کیا، کیونکہ اس طرح اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غضب ناک کیا؛ اور یہ اس لیے بھی ہے کہ سیدہ علیہا السلام کا رتبہ شیخین (یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) سے بھی افضل ہے۔

(٦) **وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ أَيْضًا:** قَالَ الشَّرِيْفُ السَّمْهُوْدِيُّ: وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ أَوْلَادَهَا بَضْعَةٌ مِنْهَا فَيَكُوْنُوْنَ بِوَاسِطَتِهَا بَضْعَةً مِنْهُ، وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا رَأَتْ أُمُّ الْفَضْلِ فِي النَّوْمِ أَنَّ بَضْعَةً مِنْهُ وُضِعَتْ فِي حِجْرِهَا، أَوَّلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِأَنْ تَلِدَ فَاطِمَةُ عليها السلام غُلَامًا فَيُوْضَعُ فِي حِجْرِهَا، فَوَلَدَتِ الْحَسَنَ فَوُضِعَ فِي حِجْرِهَا؛ فَكُلُّ مَنْ يُشَاهَدُ الآنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا بَضْعَةٌ مِنْ تِلْكَ الْبَضْعَةِ وَإِنْ تَعَدَّدَتِ الْوَسَائِطُ. وَمَنْ تَأَمَّلَ ذٰلِكَ انْبَعَثَ مِنْ قَلْبِهِ دَاعِي الْإِجْلَالِ لَهُمْ وَتَجَنَّبَ بُغْضَهُمْ.(١)

(٧) **قَالَ الآلُوْسِيُّ:** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَرْبَعُ نِسْوَةٍ سَادَاتُ عَالَمِهِنَّ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ. وَأَفْضَلُهُنَّ عِلْمًا فَاطِمَةُ. ...... وَالَّذِي أَمِيْلُ إِلَيْهِ أَنَّ فَاطِمَةَ الْبَتُوْلَ أَفْضَلُ النِّسَاءِ الْمُتَقَدِّمَاتِ وَالْمُتَأَخِّرَاتِ مِنْ حَيْثُ أَنَّهَا بَضْعَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، بَلْ وَمِنْ حَيْثِيَاتٍ أُخَرَ أَيْضًا، وَلَا يُعَكِّرُ عَلٰى ذٰلِكَ الْأَخْبَارُ السَّابِقَةُ لِجَوَازِ أَنْ يُرَادَ بِهَا أَفْضَلِيَّةُ غَيْرِهَا

---

(١) المناوي في فيض القدير، ٤/٤٢١.

(۶) علامہ مناوی مزید بیان کرتے ہیں: امام شریف سمہودی نے فرمایا ہے: یہ بات طے شدہ ہے کہ سیدہ کائنات علیہا السلام کی اولاد ان کے جسم کا حصہ ہے تو ان کے واسطے سے ان کی اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا حصہ ہوئی۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ جب حضرت اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس کا ایک ٹکڑا ان کی گود میں آ گرا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام الفضل کے اس خواب کی تاویل یہ فرمائی کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے ہاں ایک بچے کی پیدائش ہوگی جسے ان کی گود میں رکھا جائے گا۔ پھر سیدہ کائنات علیہا السلام کے ہاں امام حسن علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو انہیں ان کی گود میں رکھا گیا۔ لہٰذا آج کے زمانے میں جو بھی شخص سیدہ علیہا السلام کی اولاد میں سے ہے، وہ کئی واسطوں سے اُسی ٹکڑے کا ایک حصہ ہے۔ جو شخص بھی اس مذکورہ مسئلے میں غور وفکر کرتا ہے تو اس کے دل میں اہلِ بیت کی قدر و منزلت اور عظمت و رفعت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے جس کے ذریعے انسان اہلِ بیت اَطہار کے ساتھ بغض رکھنے سے بچ جاتا ہے۔

(۷) علامہ آلوسی نے فرماتے ہیں: حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار عورتیں اپنے اپنے وقت کی سردار ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد۔ ان سب میں علم کے اعتبار سے افضل فاطمہ ہیں۔ ...... (امام آلوسی فرماتے ہیں:) جس شے کی طرف میں مائل ہوں وہ یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ بتول علیہا السلام پہلے اور بعد میں آنے والی تمام خواتین سے افضل ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس کا حصہ ہیں بلکہ وہ کئی اور حیثیتوں سے بھی افضل ہیں۔ سیدہ کی فضیلت کی اِس حقیقت کو سابقہ روایات بھی مشکوک نہیں کرسکتیں کہ جن

عَلَيُهَا مِنُ بَعُضِ الُجِهَاتِ، وَبِحَيُثِيَةٍ مِنَ الُحَيُثِيَاتِ ...... إِذَ الُبَضُعِيَّةُ مِنُ رُوُحِ الُوُجُوُدِ وَسَيّدِ كُلِّ مَوُجُوُدٍ، لا أَرَاهَا تُقَابَلُ بِشَيءٍ، وَأَيُنَ الثُّرَيَّا مِنُ يَدِ الُمُتَنَاوِلِ؟

وَمِنُ هُنَا يُعُلَمُ أَفُضَلِيَّتُهَا عَلٰى عَائِشَةَ ﵂ الذَّاهِبِ إِلٰى خِلافِهَا الُكَثِيُرُ مُحتَجّيُنَ بِقَوُلِهٖ ﷺ: خُذُوُا ثُلُثَي دِيُنِكُمُ عَنِ الُحُمَيُرَاءِ.......

وَأَنُتَ تَعُلَمُ مَا فِي هٰذَا الِاسُتِدُلَالِ، وَأَنَّهُ لَيُسَ بِنَصٍّ عَلٰى أَفُضَلِيَّةِ الُحُمَيُرَاءِ عَلَى الزَّهُرَاءِ. وَأَمَّا أَوَّلًا، فَلِأَنَّ قُصَارٰى مَا فِي الُحَدِيُثِ الُأَوَّلِ عَلٰى تَقُدِيُرِ ثُبُوُتِهٖ إِثُبَاتُ أَنَّهَا عَالِمَةٌ إِلٰى حَيُثُ يُؤُخَذُ مِنُهَا ثُلُثَا الدِّيُنِ، وَهٰذَا لا يَدُلُّ عَلٰى نَفُيِ الُعِلُمِ الُمُمَاثِلِ لِعِلُمِهَا عَنُ بَضُعَتِهٖ ﷺ، وَلِعِلُمِهٖ أَنَّهَا لا تَبُقٰى بَعُدَهُ زَمَنًا مُعُتَدًّا بِهٖ يُمُكِنُ أَخُذُ الدِّيُنِ مِنُهَا فِيُهِ لَمُ يَقُلُ فِيُهَا ذٰلِكَ. وَلَوُ عَلِمَ لَرُبَّمَا قَالَ: خُذُوُا كُلَّ دِيُنِكُمُ عَنِ الزَّهُرَاءِ ...... عَلٰى أَنَّ قَوُلَهُ ﷺ: إِنِّي تَرَكُتُ فِيُكُمُ الثَّقَلَيُنِ كِتَابَ اللهِ تَعَالٰى وَعِتُرَتِي، لا يَفُتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الُحَوُضَ. يَقُوُمُ مَقَامَ ذٰلِكَ الُخَبَرِ وَزِيَادَةٌ كَمَا لا يَخُفٰى. كَيُفَ لا، وَفَاطِمَةُ ﵂ سَيِّدَةُ تِلُكَ

کے ذریعے مذکورہ تین خواتین کی مختلف حیثیتوں میں سے کسی ایک حیثیت کے اعتبار سے سیدہ پر فضیلت مراد لی جاسکے۔ کیونکہ پوری کائنات کی روح اور کل موجودات کے سردار کا حصہ ہونا سیدہ ﷺ کی امتیازی شان ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس فضیلت کا کسی بھی شے سے مقابلہ کیا جا سکے، کیونکہ یہ بالکل ایسا ہوگا جیسے زمین کی کسی شے کا اوجِ ثریا سے مقابلہ کیا جائے جو کہ ممکن نہیں۔

اسی طرح سیدہ ﷺ کا حضرت عائشہ ﷺ پر فضیلت کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ اگرچہ کئی علماء نے حضور ﷺ کے اِس قول سے کہ: ’تم اپنا دو تہائی دین حمیرا یعنی عائشہ (ﷺ) سے لو‘ اِستدلال کرتے ہوئے حضرت عائشہ ﷺ کی سیدہ ﷺ پر فضیلت کو ظاہر کیا ہے۔

اِس استدلال کی حقیقت آپ کو بخوبی معلوم ہے اور حضرت حمیرا ﷺ کی سیدہ زہراء ﷺ پر فضیلت پر کوئی نص وارِد نہیں ہوئی۔ اِس حدیث کا مقصود یہ تھا کہ سیدہ عائشہ ﷺ اِس قدر عالمہ فاضلہ ہیں کہ اُن سے دو تہائی دین لیا جائے مگر یہ بات سیدہ فاطمہ ﷺ کی علمی فضیلت کی نفی نہیں کرتی کیونکہ حضور ﷺ کے علم میں تھا کہ سیدہ فاطمہ ﷺ آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد زیادہ عرصہ حیات نہیں رہیں گی کہ اُن سے دین سیکھا جا سکے، اس لیے ان کے بارے میں اس طرح کا قول بھی ارشاد نہ فرمایا۔ اگر انہوں نے طویل عرصہ زندہ رہنا ہوتا تو یقیناً آپ ﷺ فرماتے: اپنا سارا دین فاطمۃ الزہراء سے حاصل کرو۔ ...... سیدہ فاطمہ ﷺ کے بارے میں آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک - بے شک میں تم میں دو معزز و مضبوط چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت (اولاد) کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر یہ

الْعِتْرَةِ.(١)

(١) الآلوسي في روح المعاني، ٣/١٥٥-١٥٦.

دونوں اکٹھے میرے پاس آئیں گی - اُس خبر کے قائم مقام ہے (جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ ﷺ نے دی) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے، اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ فاطمہ علیہا السلام اس عترت کی سردار ہیں۔

قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي﴾؛ وفي رواية: ﴿فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِّنِّي﴾

قَدْ رَوَاهَا أَئِمَّةُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ وَالْمُحَدِّثُوْنَ الآخَرُوْنَ فِي كُتُبِهِمْ، مِنْهُمْ:

رسول اللہ ﷺ کا فرامین مقدسہ - ﴿فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔﴾ اور ﴿فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔﴾ کو مختلف الفاظ کے ساتھ ائمہ صحاح ستہ اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ ان میں سے کچھ ائمہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

١. الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري (ت٢٥٦هـ) في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ١٣٦١/٣، الرقم/٣٥١٠، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب فاطمة رضي الله عنها، ١٣٧٤/٣، الرقم/٣٥٥٦.

٢. الإمام مسلم بن الحجاج القشيري (ت٢٦١هـ) في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ١٩٠٣/٤، الرقم/٢٤٤٩.

٣. الإمام أحمد بن حنبل الشيباني (ت٢٤١هـ) في المسند، ٥/٤، الرقم/ ١٦١٦٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٧٥٦/٢، الرقم/١٣٢٧.

٤. الإمام أبو داود سليمان بن أشعث السجستاني (ت٢٧٥هـ) في السنن، كتاب النكاح، باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢٢٦/٢، الرقم/٢٠٧١.

٥. الإمام أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي (ت٢٧٩هـ) في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٦٩٨/٥، الرقم/٣٨٦٧، ٣٨٦٩.

٦. الإمام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي (ت٣٠٣هـ) في السنن الكبرى، ٩٧/٥، ١٤٧، الرقم/٨٣٧٠-٨٣٧١، ٨٥١٨-٨٥١٩.

٧. الإمام أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني، (ت٢٧٣هـ) في السنن، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٦٤٣/١-٦٤٤، الرقم/١٩٩٨-١٩٩٩.

٨. الإمام محمد بن إسحاق بن يسار (ت١٥١هـ) في السيرة، ٢٣٨/٥، الرقم/٣٥٨.

٩. الإمام عبد الرزاق أبو بكر بن همام بن نافع الصنعاني (ت٢١١هـ) في المصنف، ٣٠١/٧-٣٠٢، الرقم/١٣٢٦٨-١٣٢٦٩.

١٠. الإمام أبو عبد الله محمد بن سعد الزهري (ت٢٣٠هـ) في الطبقات الكبرى، ٢٦٢/٨.

١١. الإمام أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة (ت٢٣٥ھ) في المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم/٣٢٢٧٤۔

١٢. الإمام أبو بكر عبد الله بن محمد ابن أبي الدنيا (ت٢٨١ھ) في العيال، ٢/٥٩٣، الرقم/٤١٢۔

١٣. الإمام الحارث بن أبي أسامة (ت٢٨٢ھ) في المسند، ٢/٩١٠، الرقم/٩٩١۔

١٤. الإمام ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني (ت٢٨٧ھ) في الآحاد والمثاني، ٥/٣٦٢، الرقم/٢٩٥٧۔

١٥. الإمام أبو بكر أحمد بن عمرو البزار (ت٢٩٢ھ) في مسند البزار، ٦/١٥٠، الرقم/٢١٩٣۔

١٦. الإمام أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى الموصلي (ت٣٠٧ھ) في المسند، ١٣/١٣٤، الرقم/٧١٨١۔

١٧. الإمام أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفرائيني (ت٣١٦ھ) في المسند، ٣/٧٠-٧١، الرقم/٤٢٣٤-٤٢٣٥۔

١٨. الإمام أبو جعفر أحمد بن محمد الطحاوي (ت٣٢١ھ) في شرح مشكل الآثار، ١٢/٥١١، الرقم/٤٩٨٥۔

١٩. الإمام أبو الحسين عبد الباقي بن قانع (ت٣٥١ھ) في معجم الصحابة، ٣/١١٠، الرقم/١٠٧٦۔

٢٠. الإمام أبو حاتم محمد بن حبان (ت٣٥٤هـ) في الصحيح، ٤٠٨/١٥، الرقم/٦٩٥٧.

٢١. الإمام أبو الفرج الأصبهاني (ت٣٥٦هـ) في الأغاني، ٣٠١/٩.

٢٢. الإمام أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (ت٣٦٠هـ) في المعجم الكبير، ٤٠٥/٢٢، الرقم/١٠١٣، وأيضًا في مسند الشاميين، ١٦٣/٤-١٦٤، الرقم/٣٩٩٦.

٢٣. الحكيم أبو عبد الله الترمذي المحدث (ت٣٦٠هـ) في نوادر الأصول، ١٨٢/٣، ١٨٤.

٢٤. الإمام أبو الحسن علي بن عمر الدارقطني (ت٣٨٥هـ) في سؤالات حمزة/٢٨٠، الرقم/٤٠٩.

٢٥. الإمام الحاكم أبو عبد الله النيسابوري (ت٤٠٥هـ) في المستدرك، ١٧٢/٣-١٧٣، الرقم/٤٧٤٧، ٤٧٤٩-٤٧٥١.

٢٦. الإمام أبو نعيم الأصبهاني (ت٤٣٠هـ) في حلية الأولياء، ٤٠/٢-٤١، ١٧٥.

٢٧. الإمام شمس الدين السرخسي (ت٤٨٣هـ) في المبسوط، ٢٠٧/٤.

٢٨. الإمام أبوبكر البيهقي (ت٤٥٨هـ) في السنن الكبرى، ٣٠٧/٧-٣٠٨، الرقم/١٤٥٧٥، ١٤٥٧٧.

٢٩. الإمام أبو المظفر طاهر بن محمد الإسفراييني (ت٤٧١هـ) في

التبصير في الدين/١٧٩۔

٣٠. الإمام أبو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعاني (ت٤٨٩ھ) في تفسير القرآن، ١٧/٣۔

٣١. الإمام أبو حامد محمد بن محمد الغزالي (ت٥٠٥ھ) في إحياء علوم الدين، ٣٥/٣۔

٣٢. الإمام أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسي (ت٥٠٧ھ) في أطراف الغرائب والأفراد، ١٠/٤، الرقم/٣٤٨٥۔

٣٣. الإمام أبو شجاع شيرويه بن شهردار الديلمي (ت٥٠٩ھ) في مسند الفردوس، ٢٣٢/١، الرقم/٨٨٧۔

٣٤. الإمام أبو بكر محمد بن عبد الله بابن العربي (ت٥٤٣ھ) في أحكام القرآن، ٦٣٨/١۔

٣٥. الإمام القاضي أبو الفضل عياض بن موسى اليحصبي (ت٥٤٤ھ) في مشارق الأنوار، ٩٦/١۔

٣٦. الإمام أبو محمد عبد الحق بن غالب (ت٥٤٦ھ) في المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ١٩١/٥۔

٣٧. الإمام أبو القاسم ابن عساكر (ت٥٧١ھ) في تاريخ مدينة دمشق، ١٥٦/٣، وأيضًا، ٤١١/٤٢۔

٣٨. الإمام أبو القاسم خلف بن عبد الملك ابن بشكوال (ت٥٧٨ھ) في

غوامض الأسماء المبهمة، ٥/ ٣٤٠ـ

٣٩. الإمام عبد الرحمن السهيلي (ت٥٨١هـ) في الروض الأنف، ١/ ٤١٨، ٣/ ٤٤٠ـ وذكر عن علي بن الحسين أن فاطمة عليها السلام أرادت حلة حين نزلت توبته قد أقسمت ألا يحلني إلا رسول الله ﷺ فقال رسول الله: إن فاطمة مضغة مني ـ فصلى عليه وعلى فاطمة فهذا حديث يدل على أن من سبها فقد كفر وأن من صلى عليها فقد صلى على أبيها ﷺ ـ

٤٠. العلامة أبو الفرج ابن الجوزي (ت٥٩٧هـ) في صفة الصفوة، ٢/ ١٣ـ

٤١. الإمام محمد بن عمر فخر الدين الرازي (ت٦٠٦هـ) في التفسير الكبير، ٢٧/ ١٤٣ـ

٤٢. الإمام أبو محمد عبد الله بن أحمد ابن قدامة المقدسي (ت٦٢٠هـ) في المغني، ٧/ ٤٢٦ـ

٤٣. الإمام أبو عبد الله محمد بن أحمد المالكي القرطبي (ت٦٦٨هـ) في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/ ٢٢٧ـ

٤٤. الإمام أبو الحسن علي بن محمد ابن الأثير الجزري (ت٦٣٠هـ) في أسد الغابة/ ٥٢١، وأيضًا في النهاية في غريب الأثر، ١/ ١٣٣ـ

٤٥. الإمام عبد الواحد بن أحمد المقدسي (ت٦٤٣هـ) في الأحاديث

المختارة، ٩/٣١٤/ ٣١٥، الرقم/٢٧٤- ٢٧٥۔

٤٦. سبط ابن الجوزي الحنفي (ت٦٥٤ھ) في التذكرة/١٧٥۔

٤٧. الإمام محبّ الدين الطبري (ت٦٩٤ھ) في ذخائر العقبى/٣٧-٣٨۔

٤٨. الإمام ابن منظور الأفريقي (ت٧١١ھ) في لسان العرب، ٩/١٥٢۔

٤٩. العلامة أبو العباس أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية (ت٧٢٨ھ) في منهاج السنة النبوية، ٤/٢٢٧۔

٥٠. الإمام ابن الحاج أبو عبد الله محمد بن محمد الفاسي (ت٧٣٧ھ) في المدخل، ١/١٧١۔

٥١. الإمام أبو زكريا الخطيب التبريزي (ت٧٤١ھ) في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٣٢۔

٥٢. الإمام أبو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن المزي (ت٧٤٢ھ) في تهذيب الكمال، ٢٢/٥٩٩، وأيضًا، ٣٥/٢٥٠۔

٥٣. الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت٧٤٨ھ) في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٩، ١٣٣۔

٥٤. الإمام أبو عبد الله محمد بن أبي بكر ابن القيم الجوزي (ت٧٥١ھ) في أعلام الموقعين، ١/١١٢۔

٥٥. الإمام أبو محمد عبد الله بن أسعد اليافعي (ت٧٦٨ھ) في مرأة

الجنان، ١/٦١.

٥٦. الإمام أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير (ت٧٧٤هـ) في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٥٧.

٥٧. الإمام بدر الدين الزركشي (ت٧٩٤هـ) في الإجابة لما استدركت عائشة/٦٦، الرقم/٦٦.

٥٨. الإمام زين الدين أبو الفضل عبد الرحيم بن الحسيني العراقي (ت٨٠٦هـ) في طرح التثريب في شرح التقريب، ١/١٢٨.

٥٩. الإمام نور الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر الهيثمي (ت٨٠٧هـ) في مجمع الزوائد، ٤/٢٥٥، وأيضًا، ٩/٢٠٣.

٦٠. الإمام الحافظ شهاب الدين ابن حجر العسقلاني (ت٨٥٢هـ) في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٨، وأيضًا في فتح الباري، ٧/٧٩، وأيضًا في الإصابة، ٨/٥٦.

٦١. الإمام بدر الدين العيني (ت٨٥٥هـ) في عمدة القاري، ١٥/٣٤، الرقم/١٠١٣.

٦٢. الإمام أبو زيد عبد الرحمن بن محمد الثعالبي (ت٨٧٥هـ) في الجواهر الحسان في تفسير القرآن، ٤/٢١٩.

٦٣. الإمام جلال الدين السيوطي (ت٩١١هـ) في الخصائص الكبرى، ٢/٤٤٧، وأيضًا في الجامع الصغير والكبير.

٦٤. الحافظ أبو العباس القسطلاني (ت٩٣٣ھ) في المواهب اللدنية، ١/٤٨٣، وأيضًا في إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ٦/١٢١، الرقم/٣٧١٤۔

٦٥. الإمام ابن حجر الهيتمي (ت٩٧٤ھ) في الصواعق المحرقة، وأيضًا، ٢/٥٢٤، ٥٤٨۔

٦٦. الإمام حسام الدين علي متقي الهندي (ت٩٧٥ھ) في كنز العمال، ١٢/٥٠، الرقم/٣٤٢٢٣۔

٦٧. الإمام نور الدين بن سلطان محمد ملا علي القاري (ت١٠١٤ھ) في مرقاة المفاتيح، ١١/٢٩٤۔

٦٨. الإمام عبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي المناوي (ت١٠٣١ھ) في فيض القدير، ٤/٤٢١۔

٦٩. الإمام علي بن برهان الدين الحلبي (ت١٠٤٤ھ) في إنسان العيون في سيرة النبي المأمون، ٢/٤٧٤۔

٧٠. الإمام إبراهيم بن محمد الحسيني (ت١١٢٥ھ) في البيان والتعريف، ١/٢٧٠، الرقم/٧١٩۔

٧١. الإمام إسماعيل بن محمد العجلوني (ت١١٦٢ھ) في كشف الخفاء، ٢/١١٢، الرقم/١٨٣١۔

٧٢. الإمام أبو الفيض محمد بن محمد المرتضى الحسيني الزبيدي

(ت١٢٠٥) في تاج العروس من جواهر القاموس، ٢٣/٤٣٨۔

٧٣. الإمام شهاب الدين سيد محمود آلوسي البغدادي (ت١٢٧٠ھ) في روح المعاني، ٢٦/١٦٤۔

٧٤. العلامة أبو طيب شمس الحق العظيم آبادي (ت١٣٢٩ھ) في عون المعبود، ٦/٥٤، ٥٦۔

٧٥. العلامة أبو العلا محمد عبد الرحمن المباركفوري (ت١٣٥٣ھ) في تحفة الأحوذي، ١٠/٢٥٠، الرقم/٣٨٦٧۔

اَلۡمَصَادِر وَالۡمَرَاجِع

۱۔ **القرآن الكريم**

۲۔ **آجری،** ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ۳۶۰ھ)۔ **الشريعة۔** ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۳۔ **آلوسی،** امام شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی البغدادی (۱۲۱۷-۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲-۱۸۵۴ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم۔** ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

۴۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ/۱۱۶۰-۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۔ **ابن اثیر،** ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۴۴-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ **النهاية في غريب الحديث والأثر۔** بیروت، لبنان: المکتبہ العلمیہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۶۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۸۔ **ازہری،** ابو منصور محمد بن احمد (۲۸۲-۳۷۰ھ)۔ **تہذیب اللغة۔** بیروت، لبنان:

المکتبہ العلمیہ، ۲۰۰۱ء۔

۹۔ **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار، (۸۵-۱۵۱ھ)۔ **السيرة النبوية**۔ معھد الدراسات والابحاث للتعریب۔

۱۰۔ **اسفرایینی**، ابومظفر طاہر بن محمد (م ۴۷۱ھ)۔ **التبصير في الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين**۔ لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۔ **اصبہانی**، ابو الفرج الاصبہانی (۲۸۴-۳۵۶ھ)۔ **كتاب الأغاني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر۔

۱۲۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۳۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۴۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۵۔ **ابن بشکوال**، ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن مسعود الخزرجی الاندلسی (۴۹۵-۵۷۸ھ)۔ **غوامض الأسماء المبهمة الواقعة في متون الأحاديث المسندة**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۱۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٧۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٨۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٩۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (٢٠٩-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

٢٠۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء) **منهاج السنة النبوية**۔ مؤسسہ قرطبہ۔

٢١۔ **ثعالبی** ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن مخلوف (م ٨٧٥ھ)۔ **الجواهر الحسان في تفسير القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ١٤١٨ھ۔

٢٢۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٢٣۔ **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (٢٤٠-٣٢٧ھ/ ٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

٢٤۔ **ابن الحاج**، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری فاسی مالکی (م٧٣٧ھ)۔ **المدخل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٥۔ **حارث**، الحارث بن أبي أسامة/ الحافظ نور الدین الہیثمی (١٨٦-٢٨٣ھ)۔

مسند الحارث (زوائد الهيثمی)۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۶۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۷۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۲۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۹۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۱۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان۔** بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۳۲۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/

١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٣٣۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٣٤۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٣٥۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (م ٣٢٠ھ)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٣٦۔ **حمیدی**، محمد بن فتوح (م ٤٨٨ھ)۔ **الجمع بين الصحيحين**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

٣٧۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٣٨۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ١٠٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

٣٩۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ١٠٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٧ھ۔

٤٠۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ۔

۴۱۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکوۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۴۲۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۴۳۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔**سؤالات حمزۃ**۔ الریاض، السعودیہ: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۴۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۵۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **العیال**۔السعودیہ: دار ابن القیم، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۶۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۴۷۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد(۲۲۴-۳۱۰ھ)۔**الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ**۔الکویت: (۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء)

۴۸۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٤٩۔ **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء۔

٥٠۔ **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٥١۔ **رازی**، فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تمیمی شافعی، (٥٤٤-٦٠٤ھ)۔ **مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ۔

٥٢۔ **زبیدی**، ابو الفیض محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق مرتضیٰ حسینی حنفی (١١٤٥-١٢٠٥ھ/١٧٣٢-١٧٩١ء)۔ **تاج العروس من جواهر القاموس**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٥٣۔ **زرکشی**، امام بدرالدین الزرکشی (٧٤٥-٧٩٤ھ)۔**الإجابة لما استدركت عائشة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٥٤۔ **زیلعی**، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م٧٦٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث والآثار**۔ الریاض: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٥٥۔ **سبط ابن الجوزی**، شمس الدین ابو المظفر یوسف بن فرغلی (٥٨١-٦٥٤ھ)۔ **تذكرة الخواص**۔ طہران: مکتبہ حدیثہ۔

٥٦۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (٨٣١ھ/٩٠٢ء)۔ **اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب أَقرباء الرسول ﷺ وذَوِى الشرف**۔ بیروت، لبنان:

دارالمدینہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۵۷۔ **سرخسی،** محمد بن احمد بن ابی سہل(م ۴۸۳ھ)۔ **کتاب المبسوط۔ بیروت، لبنان:** دارالمعرفہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۸۔ **ابن سعد،** ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری۔ بیروت،** لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۵۹۔ **ابن سعد،** ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری۔ بیروت،** لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۶۰۔ **سمعانی،**أبو المظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار (۴۲۶-۴۸۹ھ)۔ **التفسیر۔** ریاض،سعودی عرب: دارالوطن، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م۔

۶۱۔ **سمعانی،**أبو المظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار (۴۲۶-۴۸۹ھ)۔ **التفسیر۔** ریاض،سعودی عرب: دارالوطن، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م۔

۶۲۔ **سہیلی،** ابو قاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد بن ابی حسن خثعمی (۵۰۸-۵۸۱ھ)۔ **الروض الأنف۔** مکتبہ فاروقیہ ملتان، پاکستان: ۱۹۷۷ء۔

۶۳۔ **سہیلی،** ابو قاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد بن ابی حسن خثعمی (۵۰۸-۵۸۱ھ)۔ **الروض الأنف۔ بیروت، لبنان:** دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء۔

۶۴۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری۔ بیروت،** لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۶۵۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۶۶۔ **شمس الحق**، أبو طیب محمد شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**. بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔

۶۷۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۶۸۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۶۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۷۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۱۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۲۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۳۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٧٤۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٣٩-٣٢١ھ/ ٨٥٣-٩٣٣ء)۔**شرح مشکل الآثار**۔ **بیروت، لبنان**: مؤسسہ الرسالہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٧ء۔

٧٥۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ **بیروت، لبنان**: دار المعرفہ۔

٧٦۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ **بیروت، لبنان**: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٧٧۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ **ریاض، سعودی عرب**: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٧٨۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ **قاہرہ، مصر**: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٧٩۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ **بیروت، لبنان**: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٨٠۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفا ومزیل الألباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس**۔ **بیروت، لبنان**: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٨١۔ **ابن عدی**، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ **بیروت، لبنان**: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٨٢۔ **ابن عربی**، ابو بکر محمد بن عبد اللہ (٤٦٨-٥٤٣ھ)۔ **أحكام القرآن**۔ **بیروت**،

لبنان: دار الفكر للطباعة والنشر۔

۸۳۔ **عراقی**، ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن ابی بکر الکردی الاصل (۷۶۲-۸۲۶ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۲۳ء)۔ **طرح التثريب في شرح التقريب**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۴۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۸۵۔ **ابن عطیہ اندلسی**، ابو محمد عبد الحق بن غالب الاندلسی (م ۵۴۶ھ)۔ **المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۸۶۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۸۷۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاری شرح صحيح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۸۸۔ **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م ۵۰۵ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء۔

۸۹۔ **ابن قانع**، ابو الحسین عبد الباقی بن قانع (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۹۰۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۵۴۱-۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه**

الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٩١۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **مشارق الأنوار**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العتیقیہ و دار التراث۔

٩٢۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤-٣٨٠ھ/٨٩٧-٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٩٣۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی (م ٦٢٣ھ)۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٧ء۔

٩٤۔ **قُسطلانی**، ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (٨٥١-٩٢٣ھ/١٤٤٨-١٥١٧ء)۔ **إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري**۔ مصر: دار الفکر، ١٣٠٤ھ۔

٩٥۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ **إعلام الموقعين عن رب العلمين**۔ مصر: مطبعۃ السعادہ، ١٣٧٤ھ/١٩٥٥ء

٩٦۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ **إعلام الموقعين عن رب العلمين**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٧٣ء۔

٩٧۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار

الفكر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٩٨۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت،** لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٩٩۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧-٢٧٥ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٠٠۔ **مبارک پوری،** ابو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠١۔ **محبّ الدین طبری،** ابوعباس احمد بن محمد، (م ٦٩٤ھ)۔ **ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربی۔** دارالکتب العصریہ۔

١٠٢۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الکمال۔ بیروت،** لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٠٣۔ **مسلم،** ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٤۔ **مقدسی،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحادیث المختارة۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٠٥۔ **مقدسی،** ابو الفضل محمد بن طاہر (م ٥٠٧ھ)۔ **أطراف الغرائب والأفراد۔** بیروت، لبنان: ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٠٦۔ **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

١٠٧۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **التيسير بشرح الجامع الصغير**۔ الریاض: مکتبہ الامام الشافعی، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٠٨۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٠٩۔ **ابن منظور**، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ افریقی (٦٣٠-٧١١ھ/ ١٢٣٢-١٣١١ء)۔ **لسان العرب**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١١٠۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **خصائص علي**۔ الکویت: مکتبۃ المعلا، ١٤٠٦ھ۔

١١١۔ **نسائی**، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١١٢۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١١٣۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **أمالي الأصبهاني**۔ طنطا: دار الصحابہ

للتراث، ١٤١٠ھ۔

١١٤۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **تاریخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١١٥۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١١٦۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **معرفة الصحابة**۔ الریاض: دار الوطن للنشر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١١٧۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء) **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١١٨۔ **ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر (٩٠٩-٩٧٣ھ)۔ **الصواعق المحرقة علی أهل الرفض والضلال والزندقة**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء۔

١١٩۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٢٠۔ **یافعی**، ابو محمد عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان (م٧٦٨ھ)۔ **مرآة الجنان**۔ قاہرہ، مصر: دار الکتاب الاسلامی، ١٤١٣/١٩٩٣ء۔

۱۲۱۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸٤ء۔